# سوال نمبر: 2

## اخروی زندگی کے بارے میں قرآنی استدلال کیا ہے؟ اس کے انفرادی اور اجتماعی زندگی پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

## اخروی زندگی کے بارے میں قرآنی استدلال:

قرآن نے اخروی زندگی کے بارے میں بڑے احسن انداز میں اخروی زندگی پر روشنی ڈالی ہے۔ اس لیے قرآن پاک نے جو استدلال کا طریقہ اختیار کیا ہے وہ سب سے پہلے قدرت کی نشانیوں کو دیکھنے اور ان پر غور و فکر کی دعوت دیتا ہے۔ اس کے بارے میں ارشاد ہے کہ!

ترجمہ: "کیا ان لوگوں نے آسمان اور زمین کے انتظام پر غور نہیں کیا ہے" (الاعراف: ۱۸۵)

گویا یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ تم آنکھیں کھول کر ان نشانات کو دیکھو جو اللہ نے تمہارے لیے اس دنیا میں پیدا کیے ہیں۔ شب و روز کے بدلنے اور آسمان و زمین کے انتظام پر مشاہدہ کرو اور غور و فکر کرو ان پر تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ جو کچھ اس کتاب میں بیان کیا گیا ہے وہ بالکل درست ہے۔ اگر تم ان کو اخروی زندگی پر لاگو کرو تو تم اخروی زندگی کو نہیں سمجھ پاؤ گے کیونکہ تمہاری عقل اس چیز کو سمجھنے سے قاصر ہے چنانچہ فرمایا گیا کہ!

ترجمہ: "کیا تم لوگوں کی تخلیق زیادہ سخت کام ہے یا آسمان کی، اللہ نے اس کو بنایا ہے" (سورت نازعات: ۲۷)

جس خدا نے اتنا بڑا نظام کائنات پیدا کیا ہے۔ جس نے اتنا بڑا آسمان بنایا اور اس آسمان کو کھڑا کرنے والی کوئی چیز ہمیں نظر نہیں آتی۔ اور آسمانی سیارے اور ستارے جو کہ اپنے اپنے مدار میں گردش کر رہے ہیں ان کو بلا شبہ اللہ کے قانون نے اپنی بندش میں جکڑ رکھا ہے۔ ان کی حرکت اور اور مدار میں گھومنا بال برابر بھی فرق نہیں جس میں سے ہی نکل سکے۔ اللہ نے اپنی طاقت سے اس کائنات کے ستونوں کو نظر نہ آنے والے اور محسوس نہ ہونے والے سہاروں میں قائم کیا ہے جن کو ہم سمجھ نہیں سکتے۔ منکرین مسلم یہ خیال کرتے ہیں کہ دنیاوی زندگی ہی ان کی زندگی ہے اور ان کو دوبارہ پیدا نہیں کیا جائے گا یہ ان کا غلط خیال ہے۔ آسمان کے بعد خالق ہمارے قریب کے ماحول یعنی زمین کی طرف ہماری توجہ مرکوز کرواتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ!

ترجمہ: "اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ تو زمین کو دیکھتا ہے کہ سونی پڑی ہے پھر جہاں ہم نے پانی برسایا اور وہ بھبک اٹھی اور لہلہانے لگی۔ تو جس نے اس کو زندہ کیا وہی مردوں کو زندہ کرنے والا ہے۔ یقیناً وہ ہر چیز پر قادر ہے"

(فصلت : ۳۹)

ایک اور جگہ پر حکم ہے کہ!

ترجمہ: اگر تم کو مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے میں شک ہے تو تمہیں معلوم معلوم ہو کہ ہم نے مٹی جیسی بے جان شے سے تم کو پیدا کیا ہے"

(الحج : ۵)

اس طرح ان صاف اور واضح قرآن کے دلائل سے ہمارا مشاہدہ کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ قرآن ایک کھلی کتاب جو دلیل ہمیں پیش کرتی ہے بالکل عمومی سمجھ سے منسلک ہیں۔ خالق کہتا ہے کہ اشیاء کو پہلے سے زیادہ بنی ہوئی اشیاء سے بنانا مشکل ہے بہ نسبت اس کے کہ ایک نئے سرے سے پیدا کرنا۔ اس وہ طاقت ہے جو کہ کن فیکون کہتی ہے تو اشیاء وجود میں آجاتی ہے۔

اور اسی طرح ایک جگہ پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر ہم ایک چھوٹے سے مچھر جیسی چیز وجود میں لانا چاہیں تو نہ لاسکو۔ یہ تو بلا شبہ مالک حقیقی کا کام ہے جس نے ہم کو پیدا کیا ہے۔ اسی طرح ایک اور مثال ہے کہ ایک مکینک جو کہ ایک بائیک ایجاد کرتا ہے اس کو کھول کر دوبارہ دی جائے تو کیا وہ دوبارہ اسے جوڑ نہیں سکتا کیا؟ اسی طرح اللہ تعالیٰ جو کہ پہلے اس کائنات کو بنا چکا ہے اس کے لیے دوسری کائنات اور انسان کو دوبارہ بنانا انتہائی آسان کام ہے۔ اللہ تعالیٰ انسان کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہے ارشاد ہے کہ!

ترجمہ! "اور وہی تو ہے جس نے اس کو پہلی بار پیدا کیا ہے اور وہی دوبارہ اس کی تخلیق کرے گا۔ اور یہ اعادہ اس کے لیے آسان تر ہے۔"

(روم : ۲۷)

## اخروی زندگی کے انفرادی اور اجتماعی زندگی پر اثرات

اخروی زندگی کے استدلال سے پتہ چلتا ہے کہ دنیا کی زندگی کے بعد آخرت کی زندگی کا وجود میں آنا ممکن ہے اور حکمت کے تقاضوں کے عین مطابق ہے۔ عقل سلیم اور علم ہمیں آخرت کی زندگی کے لیے تیار کرتے ہیں اور یہ کہ آخرت کی ایک فلسفیانہ مسئلہ ہی نہیں بلکہ انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر مثبت اثر انداز ہوتا ہے جس سے ایک انسان اپنی

زندگی کو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے اصول کے مطابق گزارتا ہے جس سے
اس کی آخرت کی زندگی اور دنیا کی زندگی دونوں بہتر ہو جاتی ہیں۔

اس عقیدے کو مان لینے سے انسان کے اندر ایک ذمہ داری اور جوابدہی کے سامنے پیش ہونے کا احساس جنم لیتا ہے جس سے یہ اپنی زندگی کے معمولات و معاملات کو سمجھتا ہے۔ اور صحیح طریقے سے سرانجام دینے کی طرف توجہ دیتا ہے۔ کہ جو انسان اس دنیا میں کام کرتا ہے اس کے اچھے یا برے نتائج وہ آخرت میں دیکھے گا۔ جس طرح انسان کو جلا دینے والی آگ اور جان سے مار دینے والے زہر پر یقین ہے اسی طرح اس کو خیانت اور جھوٹ کے خطرات اور باعث نقصان ہونے پر بھی یقین ہے۔ جس طرح روٹی، پانی اور دوسری اشیاء کو اپنے لیے مفید سمجھے گا اسی طرح عدل وانصاف، اخلاق اور پاکدامنی کو بھی اپنے لیے مفید سمجھے گا۔

اسلام نے آخرت کے عقیدے کو اپنے اخلاقی ضابطے اور شرعی نظام کے لیے ایک زبردست ہتھیار بنا دیا ہے۔ اس میں خود اصلاح پر عمل کرنے اور شر و فساد سے بچنے کے لیے عقلی کشش بھی موجود ہے۔ آخرت پر یقین کرنے سے انسان کے جسم میں ایک طاقت پیدا ہوتی ہے جو اسے گناہوں سے محفوظ رکھتی ہے۔

## تقویٰ اور پرہیزگاری کا حکم:

آخرت پر یقین رکھنے سے تقویٰ اور پرہیزگاری پیدا ہوتی ہے جس سے انسان کے اندر نیکی کرنے اور گناہوں سے بچنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ اس کے نتیجے میں انسان پرہیزگار بن جاتا ہے۔ اسلام انسان کو صحیح اور عمدہ طریقے سے زندگی گزارنے کی طرف راغب کرتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

ترجمہ: "اللہ سے ڈرو اور جان رکھو کہ تمہیں اس کے پاس لوٹنا ہے۔"
(البقرہ: ۲۲۳)

## راہِ خدا میں سرفروشی اور قربانی کا جذبہ:

آخرت کا عقیدہ انسان کو راہِ خدا میں سرفروشی اور قربانی کے لیے اُبھارتا ہے۔ اور یقین دلاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں گھر بار چھوڑنا اور جہاد یا کسی نیکی کے کام کی طرف نکل جاتا ہے اور اس کی موت واقع ہو جاتی ہے یا شہید ہو جاتا ہے یہ مر نہیں گیا بلکہ زندہ۔ اور اس کی زندگی کے بارے میں انسان نہیں جانتا۔ موت ایک ایسی واحد حقیقت ہے جس سے ہر انسان ڈرتا ہے کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کے بعد کیا ہوگا۔ لیکن ایک مسلمان کا آخرت پر یقین اس کے دل سے موت کا خوف ختم ہو جاتا ہے۔ فرمایا گیا کہ!

ترجمہ: "اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے جائیں ان کو مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہے۔ لیکن تمہیں اس کی زندگی کا شعور نہیں۔"
(البقرہ: ۱۵۴)

## مصیبتوں اور تکلیفوں پر صبر کی تلقین:

یوں تو دنیا آزمائشوں کا گھر ہے ہر قدم پر اس میں مصیبتیں اور تکالیف ہیں۔ لیکن عقیدہ آخرت سے انسان کو حکم دیا گیا ہے کہ ان پر صبر سے کام کرو۔ یہ دنیا تمہیں اس کا اجر نہیں دے گی۔ ان مصائب اور تکالیف کا انعام تو آخرت میں اللہ تعالیٰ دے گا۔ اور صبر کرنے والوں کے لیے خدا کی طرف سے عنایت اور رحمت ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ!

ترجمہ: "یہ وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی جانب سے بڑی عنایت ہوگی اور رحمتِ الٰہی ان پر سایہ کرے گی۔
(البقرہ: ۱۵۷)

## بے خوفی اور بہادری کا جذبہ:

آخرت پر یقین کرنے سے انسان کے اندر بے خوفی اور بہادری جنم لیتی ہے جس سے دنیا اور دنیا کے لوگوں سے ان لوگوں کا خوف ختم ہو جاتا ہے۔ اور جو بھی کام کرتے ہیں خالص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کرتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ!

ترجمہ: جو سمجھتے تھے کہ انہیں اللہ کے پاس حاضر ہونا ہے، انہوں نے کہا بارہا ایسا ہوا ہے کہ اللہ کے حکم سے چھوٹی جماعت بڑی جماعت پر غالب آجاتی ہے"
(البقرہ: ۲۴۹)

## سخت سے سخت مشکلات کے مقابلہ میں ڈٹ جانے کی قوت:

عقیدہ آخرت انسان کے اندر سخت سے سخت مشکلات کے مقابلے میں ڈٹ جانے کی قوت پیدا کرتا ہے۔ انسان کو لاتعداد مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور انسان ان کا با خوشی مقابلہ کر لیتا ہے کیونکہ اس کو آخرت کے اجر اور انعام پر پختہ یقین ہوتا ہے۔ انبیاء کرام جو کہ لاتعداد مشکلات کا سامنا کر چکے ہیں یہ صرف اور صرف آخرت پر یقین کی وجہ سے ہے۔ ارشاد ہے کہ!

ترجمہ: "جہنم کی آگ دنیا کی گرمیوں سے زیادہ سخت ہے"
(التوبہ: ۸۱)

## نیک کاموں میں مال خرچ کرنا:

آخرت پر یقین رکھنے سے انسان میں خرچ کرنے کا جذبہ ابھرتا ہے جس سے وہ اپنے مال کو نیک کاموں میں صرف کرتا ہے جیسے کہ جہاد، مسافر، صدقہ، زکوٰۃ اور ضرورت مندوں پر۔ انسان کا یہ جذبہ اس کو اس دنیا کی عارضی زندگی سے محبت کو ختم کرتا ہے۔ ارشاد ہے کہ!

ترجمہ: "جو کچھ مال تم خیرات میں خرچ کرو گے اس کا پورا اجر تم کو ملے گا اور تمہارے ساتھ ظلم نہ ہو گا"

(البقرہ: ۲۷۲)

## کنجوسی اور دل کی تنگی سے روکنا:

لیکن کہ انسان صدیوں سے دنیا کا مال جمع کرنے میں لگا ہے اور جمع کر کے اگلے لوگوں کے لیے چھوڑ جاتا ہے۔ اس مال اس کو ذرا بھی فائدہ نہیں پہنچا۔ اس قدر کنجوسی اور تنگی سے کام لیتا ہے کہ ضرورت مند پر خرچ کرنا اپنی توہین سمجھتا ہے لیکن عقیدہ آخرت انسان کو سکھاتا ہے کہ جو مال انسان تم نے کھا کر ہضم کر لیا اور جو مال تم نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا ہے وہی تمہارا ہے باقی سب دوسروں کا ہے۔ مال خرچ کرنے کی مثال ہمیں اسلام میں حضرت عثمان غنیؓ، حضرت ابوبکر صدیقؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ کی ملتی ہے جنہوں نے اپنا مال اللہ تعالیٰ کی خاطر لوگوں میں اور اللہ کی راہ میں دے دیا۔ اس کے بارے میں ارشاد ہے کہ!

ترجمہ: "جن لوگوں کو اللہ نے اپنے فضل سے مالدار کیا ہے اور پھر وہ

اس میں بخل کرتے ہیں یہ نہ سمجھیں کہ ان کے لیے اچھا ہے بلکہ درحقیقت یہ ان کے حق میں برا ہے۔ جس مال میں یہ بخل کرتے ہیں وہی قیامت کے روز ان کے گلے کا طوق بنے گا۔"

(آل عمران: ۱۸۰)

## سود خوری کے ظاہری فوائد کو چھوڑنا:

عقیدہ آخرت پر یقین سے انسان کے اندر سود خوری کے ظاہری فوائد سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔ اور قرض بلا سود فراہم کیے جاتے ہیں۔ سود خوری زمانہ جہالت کی ایک بُری ہے جس نے انسانوں کے لین دین کے معاملات کو ناپاکیزہ کر دیا ہے اور ان اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔ ارشاد ہے کہ

ترجمہ "اُس دن سے ڈرو جس دن میں تم اللہ کے پاس لوٹائے جاؤ گے۔"

(البقرہ: ۲۸۱)

یقینی طور پر آخرت کے بارے قرآن پاک میں واضح تفصیل دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس کائنات پر غور و فکر کی دعوت دی ہے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی مصلحتوں کو سمجھ سکے۔ ویسے تو انسان کا انسان کا اس دنیا کو سمجھنا ناممکن ہے۔ قرآن پاک عقیدہ آخرت کی واضح دلیل ہے اور یہ عقیدہ انسان کی انفرادی زندگی اور اجتماعی زندگی کو گزارنے اور ان پر اثر انداز ہونے والے عوامل کو احسن طریقے سے بیان کرتا ہے۔ جس سے انسان کے اندر اللہ تعالیٰ کا خوف اور حشر کے دن پر ایمان پختہ ہوتا ہے۔